قال ربکم ادعونی استجب لکم

# قنوت نازلہ

## اور اس کے متعلقہ مسائل

جسکو جناب مولانا مولوی مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

مدرس اول مدرسہ امینیہ دہلی نے مرتب فرمایا اور دیگر

علمائے کرام کے دستخطوں سے مزین ہونیکے بعد

اہل خیر کے صرف سے چھپوا کر شایع کیا

۱۳۳۸ھ

باہتمام لالہ ٹھاکرداس اینڈ سنز

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع ہوا

پہلی مرتبہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# قنوت نازلہ

## سوال

قنوتِ نازلہ جو مصیبتوں کے پیش آنے پر نمازوں میں پڑہی جاتی ہو۔ اُسکے متعلق بعض لوگ چند شبہات بیان کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہو کہ حنفیہ کے نزدیک یہ منسوخ ہو کوئی کہتا ہو کہ صرف فجر کی نماز میں پڑہنی چاہیئے۔ کوئی کہتا ہو کہ رکوع سے پہلے پڑہنی چاہیے کسی کا خیال ہو کہ قنوت پڑہتے وقت ہاتھ چھوڑے رکھنا چاہیے۔ لہذا عرض ہو کہ ان تمام باتوں کے متعلق جوبات قوی اور معتبر ہو مفصل تحریر فرماکر اجر عظیم حاصل فرمائیں ۔

## الجواب

قنوتِ نازلہ مصیبتوں کے وقت فرض نمازوں میں پڑہنا جائز ہے۔ اور اسکا جواز عموماً جمہور ائمہ اور خصوصاً حنفیہ کے نزدیک منسوخ نہیں ہو بلکہ جب کوئی عام مصیبت پیش آئے تو مصیبت کے زمانے تک قنوتِ نازلہ پڑہنا جائز ہے۔ ہاں قنوتِ دوامی جو فجر کی نماز میں امام شافعیؒ کے نزدیک مسنون ہو وہ حنفیہ کے نزدیک منسوخ ہو۔ فقہِ حنفی کی کتابوں میں جہاں قنوت فجر کو منسوخ کہا ہو۔ اُس سے مراد یہی ہو کہ قنوتِ دوامی فجر کی نماز میں پڑہنا منسوخ ہو۔ قنوتِ نازلہ کا منسوخ نہونا روایاتِ حدیثیہ وفقہیہ سے صراحۃً ثابت ہوتا ہو ۔

عن ابی هریرة رض قال قنت
رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی صلوٰة العتمة شهراً الی قوله
قال ابو هریرة واصبح رسول الله
صلی الله علیه وسلم ذات یوم
فلم یدع لهم فذکرت ذالک له
فقال وما تراهم قد قدموا
(ابوداود)

حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان قیدیوں کی نجات
اور کافروں کی ہلاکت کیلئے ایک مہینے تک عشاء
کی نماز میں قنوت پڑھی الی قولہ ابوہریرہ رض
نے فرمایا کہ ایک دن آپ نے دعا نہیں پڑھی
تو میں نے حضور صلعم سے عرض کیا کہ آج
حضور صلعم نے قنوت نہیں پڑھی؟ تو حضور صلعم
نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ مسلمان قیدی
آزاد ہوکر آگئے (ابوداود)

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہینہ تک
قنوت پڑھکر چھوڑ دینا قنوت کی ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے تھا نہ منسوخ
ہونے کی وجہ سے +

عن انس بن مالک رض ان النبی صلی
الله علیه وسلم قنت شهراً
ثم ترکه + (ابوداود)

حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت
پڑھی پھر چھوڑ دی +

عن ابن عباس رض قال قنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم شهراً متتابعاً

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلعم نے متواتر ایک مہینے تک

فی الظہر والعصر والمغرب و
العشاء وصلوٰۃ الصبح فی دبر
کل صلوٰۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ
من الرکعۃ الاٰخرۃ یدعو علی احیاء
من بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن

(ابوداؤد وغیرہ)

ظہر، عصر، مغرب، عشاء، فجر کی نمازوں میں
قنوت پڑہی۔ ہر نماز کے آخر میں جبکہ آخری رکعت
میں سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو بنی سلیم کے
قبیلوں رعل وذکوان وعصیہ پر بددعا فرماتے
اور مقتدی آمین کہتے رہتے +

او انہ لعدم وقوع نازلۃ
تستدعی القنوت بعدہا فتکون
شرعیتہ مستمرۃ وہو محمل قنوت
من قنت من الصحابۃ بعد وفاتہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام وہو مذہبنا
وعلیہ الجمہور + (کبیری)

یا حضورؐ کا قنوت کو چھوڑنا اس وجہ سے ہو کہ کوئی
ضرورت بعد کو قنوت پڑہنے کی پیش نہ آئی پس
قنوتِ نازلہ کی مشروعیت مستمر ہو۔ اور جن صحابہؓ
نے حضورؐ کی وفات کے بعد قنوت پڑہی ہے ان کا
پڑہنا اسی پر محمول ہے اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور
اسی کے جمہور قائل ہیں +

قال ابن الہمام فی شرح الہدایۃ
ان ہذا ینشئ لنا ان القنوت للنازلۃ
مستمر لم ینسخ (الی قولہ) وما ذکرنا
من اخبار الخلفاء یفید تقررہ
لفعلہم ذلک بعدہ صلعم +
(فتح القدیر)

ابن ہمامؒ نے فرمایا کہ مذکورہ بالا بیان ہمارے لئے
ظاہر کرتا ہے کہ قنوتِ نازلہ کا جواز مستمر ہے منسوخ
نہیں ہوا (الی قولہ) اور خلفاء راشدین رضی کی جو
روایتیں ہم نے ذکر کی ہیں اُنسے قنوتِ نازلہ کا
منسوخ نہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے حضورؐ
کی وفات کے بعد قنوتِ نازلہ پڑہی ہے +

| | |
|---|---|
| اذا طبق علماءنا على جواز القنوت عند النازلة + (مرقاة) | ملا علی قاری رح فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء ائمہ حنفیہ کا اسپر اتفاق ہے کہ کسی مصیبت کے وقت قنوت نازلہ پڑھنی جائز ہے + |
| روی عن ابی بکر رض انه قنت عند محاربة مسیلمة وكذا قنت عمر رض وكذا علی رض و معاویة رض عند محاربتهما + غنية المستملی | حضرت صدیق اکبر رض سے روایت ہے کہ انھوں نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے زمانے میں دعائے قنوت پڑھی۔ اور اسیطرح حضرت عمر رض نے بھی پڑھی ہے اور ایسے ہی حضرت علی رض اور امیر معاویہ رض نے بھی اپنی جنگ کے زمانہ میں دعائے قنوت پڑھی ہے + |

ان روایات سے ثابت ہے کہ قنوت نازلہ ائمہ حنفیہ اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اسکا جواز اور مشروعیت مستمر ہے منسوخ نہیں ہے کیونکہ اگر منسوخ ہوتا تو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم حضور کی وفات کے بعد کیوں پڑھتے۔ فتح القدیر، کبیری، عینی شرح ہدایہ، طحاوی، مراقی الفلاح، در مختار، اشباہ والنظائر، بحر الرائق، نہایہ شرح نقایہ، مرقاۃ شرح مشکوۃ، رد المحتار وغیرہ بہت سی کتابوں میں حنفیہ نے قنوت نازلہ کے جواز کی تصریح کی ہے +

رہی یہ بات کہ حنفیہ کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں ہے یا تین جہری نمازوں میں یا پانچوں نمازوں میں۔ تو اسکے متعلق یہ تفصیل ہے کہ علامہ طحاوی رح کی عبارت میں صرف فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا ذکر ہے۔ اسی کو صاحب شامی رح نے ترجیح دی ہے لیکن علامہ عینی رح نے شرح ہدایہ میں صلوۃ الجہر لکھا ہے۔ اسیطرح بحر الرائق، مراقی الفلاح میں

شرح نقایہ سے صلوٰۃ الجہر نقل کیا ہے۔ اور در مختار میں وقیل فی الصلوٰۃ کلہا بھی لکھا ہے یعنی کہا گیا ہے کہ تمام نمازوں میں پڑھنی چاہیے۔ اور احادیث میں بھی قنوت کا ذکر مختلف طریقوں سے آیا ہے۔ کسی حدیث میں صرف نماز فجر کا ذکر ہے۔ اور کسی میں نماز عشا کا۔ اور کسی میں دو تین نمازوں کا۔ اور کسی میں پانچوں نمازوں کا۔ پس صرف نماز فجر میں پڑھنے کی روایت اور جہری نمازوں میں پڑھنے کی روایت تو فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے۔ ان دونوں صورتوں میں تو فقہ حنفی کی رو سے بھی تامل کی گنجایش نہیں۔ رہا پانچوں نمازوں میں پڑھنا تو بموجب حدیث ابن عباس رضہ کے جو اوپر نقل ہو چکی ہے۔ دیگر ائمہ پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ کے جواز کے بھی قائل ہیں۔ اور یہی مطلب ہے در مختار کے اس قول کا وقیل فی الصلوٰۃ کلہا۔ لیکن چونکہ ابن عباس رضہ کی حدیث کے ایک راوی ہلال بن خباب بھی ہیں۔ اور ان کے بارے میں عقیلی اور ابن حبان نے کلام کیا ہے۔ اس لیے حنفیہ پانچوں نمازوں میں قنوت کے قائل نہیں ہوئے ۔

جہری نمازوں میں پڑھنے کی فقہی روایتیں یہ ہیں

| | |
|---|---|
| ان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوٰۃ الجہر وبہ قال الاکثرون واحمد الخ عینی شرح ہدایہ | اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت آجائے تو جہری نمازوں میں امام قنوت پڑھے۔ اسی کے اکثر علما اور امام احمد قائل ہیں ۔ |
| وفی الغایۃ ان نزل بالمسلمین نازلۃ | غایہ میں ہے کہ اگر مسلمانوں پر کوئی مصیبت آجائے |

| | |
|---|---|
| قنت الامام فی صلوٰۃ الجهر وهو قول الثوری واحمد الخ + (مراقی الفلاح) | تو امام جہری نمازوں میں قنوت پڑھے امام ثوری اور احمد رح کا یہی قول ہے + |

اسی طرح بحر الرائق و شامی میں بھی منقول ہے +

رکوع سے پہلے پڑھی جاوے یا بعد رکوع - تو اس کا جواب یہ ہے کہ قنوتِ نازلہ کو بعد رکوع پڑھنا ہی باعتبار دلیل کے قوی ہے - کیونکہ جن روایاتِ حدیث سے قنوتِ نازلہ کے جواز پر حنفیہ نے استدلال کیا ہے اُسمیں تصریح ہے کہ یہ قنوت حضورؐ نے رکوع کے بعد پڑھی ہے - اسیکو شامی نے رد المحتار میں ترجیح دی ہے اور اسیکو مراقی الفلاح میں اختیار کیا گیا ہے - اور ملا علی قاری رح نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے

| | |
|---|---|
| قال البیهقی صح انه علیه السلام قنت قبل الرکوع لکن رواة القنوت بعده اکثر واحفظ فهو اولیٰ + (مرقاۃ) | علامہ بیہقی نے فرمایا کہ حضورؐ سے قبل الرکوع قنوت پڑھنا بھی ثابت ہے لیکن بعد رکوع قنوت کے روایت کرنے والے زیادہ بھی ہیں اور حافظہ کے بھی قوی ہیں پس یہی اولیٰ ہے + |

ہاتھ باندھے رہیں یا چھوڑے رکھیں ؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک ایسے قیام میں جس میں کوئی ذکر مسنون ہو ہاتھ باندھنا سنت ہے - اور امام محمد رح کے نزدیک جس قیام میں قرأت ہو یعنی قرآن مجید پڑھا جاوے اُسمیں ہاتھ باندھنا مسنون ہے - پس ہر نماز میں سُبحٰنک اللّٰھم کے ختم تک اور قنوت کے وقت اور نمازِ جنازہ میں امام

محمد رح کے نزدیک ہاتھ چھوڑے رکھنا چاہیئے۔ اور امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح
کے نزدیک ان سب مواقع میں ہاتھ باندھنا چاہیئے۔ جیسے کہ تمام حنفیہ کا معمول ہے
کہ ثنا اور قنوتِ وتر اور نماز جنازہ میں ہاتھ باندھے رہتے ہیں۔ پس قنوتِ
نازلہ بھی چونکہ ذکر مسنون ہے۔ اسلیئے اسکے پڑھنے کے قیام میں بھی ہاتھ باندھنا
ہی حضرت امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مذہب کے موافق مسنون
ہوگا۔ لہذا ہاتھ باندھنا ہی اولے اور راجح ہے۔ مراقی الفلاح کے حاشیہ میں علامہ
شیخ احمد طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:-

ويضع في كل قيام من الصلوٰة
ولو حكما فدخل القاعد
ولا بد في ذلك القيام ان
يكون فيه ذكر مسنون
وما لا فلا كما في السراج
وغيره۔ وقال محمد لا يضع
حتى يشرع في القرأة فهو
عندهما سنة قيام
فيه ذكر مشروع وعنده
سنة للقرأة فيرسل

نماز کے ہر قیام میں ہاتھ باندھے۔ اگرچہ قیام
حکمی ہو تو اس میں بیٹھکر نماز پڑھنے والا بھی
داخل ہوگیا۔ مگر یہ شرط ہے کہ اس قیام
میں کوئی ذکر مسنون ہو۔ اور جس میں ذکر
مسنون نہ ہو نہ باندھے۔ جیسا کہ سراج
وغیرہ میں مرقوم ہے۔ اور امام محمد رح نے
فرمایا کہ جب تک قرأت شروع نہ کرے ہاتھ
نہ باندھے۔ پس ہاتھ باندھنا امام ابو حنیفہ رح
اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالےٰ کے نزدیک
ہر ایسے قیام کی سنت ہے جس میں کوئی ذکر

| | |
|---|---|
| عندہ حالۃ الثناء والقنوت وفی صلوٰۃ الجنازۃ وعندھما یعتمد فی الکل الخ<br><br>طحطاوی علی مراقی الفلاح ؛ | مسنون ہے۔ اور امام محمد رحمۃ اللہ کے نزدیک قرأت کی سنت ہے۔ لہذا امام محمد رحؒ کے نزدیک حالت ثنا اور قنوت اور نماز جنازہ میں ہاتھ چھوڑے رکھنے چاہئیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ان تمام حالتوں (ثنا۔ قنوت۔ نماز جنازہ) میں ہاتھ باندھنا چاہیئے۔ انتہے ؛ |

اگر کوئی ہاتھ اٹھا کر پڑھے تو اسکے بارے میں حدیث شریف سے بھی گنجایش نکلتی ہے۔ اور ایک نفی روایت امام ابو یوسف رحؒ سے بھی منقول ہے کہ قنوت وتر انہوں نے ہاتھ اٹھا کر پڑھی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے :۔

| | |
|---|---|
| عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من صلوٰۃ الصبح فی الرکعۃ الثانیۃ یرفع یدیہ فیھا فیدعو بھذا الدعاء اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں جب رکوع سے سر اٹھاتے تو قومے میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھتے اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ ؛ (زاد المعاد) |

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ نے اس حدیث کی تضعیف کی ہے۔ لیکن حاکم رحؒ نے اسکی تصحیح بھی خود ہی نقل فرمائی ہے۔ ہاں اسمیں یہ تصریح نہیں ہے کہ ہاتھ اٹھانے

سے کیا مراد ہے۔ آیا ابتدا میں دعا شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا جیسے تکبیر تحریمہ یا قنوت وتر کے وقت اٹھاتے ہیں۔ یا تمام دعا پڑھنے اور ختم کرنے تک جیسے دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اٹھائے رکھنا۔ پھر بھی چونکہ حدیث میں یہ احتمال بھی ہے۔ اس لیئے ہاتھ اٹھا کر پڑھنے والوں سے بھی جھگڑنا مناسب نہیں۔ اسی طرح جو لوگ ہاتھ چھوڑ کر پڑھیں اُنکے لیئے امام محمد رح کے مذہب کے موافق گنجائش ہے۔ اگرچہ یہ مرجوح ہے۔ تاہم جھگڑنے کا موقع نہیں ہے ؛

اگر دعائے قنوت مقتدیوں کو یاد ہو تو بہتر ہے کہ امام بھی آہستہ پڑھے۔ اور سب مقتدی بھی آہستہ پڑھیں۔ اور مقتدیوں کو یاد نہ ہو جیساکہ اکثر کی تجربہ اسکا شاہد ہے تو بہتر یہ ہے کہ امام زور سے پڑھے اور سب مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت نازلہ کا زور سے پڑھنا روایت کیا ہے (بخاری) ؛

مغرب کی تیسری رکعت۔ عشا کی چوتھی رکعت۔ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سب ہاتھ باندھ لیں۔ اور امام دعائے قنوت پڑھے۔ مقتدی آمین کہتے رہیں۔ دعا سے فارغ ہوکر اللہ اکبر کہکر سجدے میں جائیں۔ دعائے قنوت کے الفاظ یہ ہیں :-

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا

اے اللہ بشمول ان لوگوں کے جنہیں تونے ہدایت کی ہمیں بھی ہدایت کر اور بشمول ان

فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ

لوگوں کے جنہیں تونے عافیت دی ہے ہمیں بھی عافیت عطا فرما۔ اور بشمول ان لوگوں کے جنہیں تونے دوست

وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا

اور جو کچھ تونے ہمیں عطا فرمایا ہے اسمیں برکت عطا فرما۔ اور جو احکام تونے جاری

قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ

کئے ہیں انکے شر سے ہمیں محفوظ رکھ بیشک تو ہی احکام جاری کرتا ہے اور تیرے اوپر حکم جاری نہیں

وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ

اور بیشک جسے تو دوست بنالے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تیری دشمنی

مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

ہو جائے وہ عزت نہیں پاسکتا بہت برکت والا ہے تو اے پروردگار ہمارے اور برتر ہے تو

نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى

ہم تجھ ہی سے مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں اور خدائے تعالیٰ

اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ

نبی کریم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اے اللہ

اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ہمارے اور تمام مومنین و مومنات

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ

اور مسلمین اور مسلمات کے گناہ بخشدے اور اُنکے دلوں میں الفت

قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْنَا

پیدا کردے اور اُنکے آپس کے تعلقات کی اصلاح فرمادے اور اپنے دشمن

عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ

اور مسلمانوں کے دشمن کے خلاف ہماری نصرت اور مدد فرما۔ اے اللہ اُن کفار پر اپنا

الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

غضب نازل کر جو تیرے دین سے

سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں

وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ

اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں اے اللہ اُنکے آپس میں

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ

اختلاف ڈالدے اور اُنکے قدم ہلادے

وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ

اور اُنپر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے مجرموں اور گنہگاروں

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ؁

سے تو باز نہیں رکھتا

جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ اپنی نماز میں اور عورتیں اپنی نماز میں قنوت
پڑھیں یا نہیں۔؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکی اجازت یا ممانعت کی
تصریح میں نے نہیں دیکھی۔ بجز فقہاء کے اس قول کے کہ قنت الامام
مگر ظاہر ہے کہ یہ حکم باعتبار اصل ہے۔ کیونکہ فرائض میں اصل یہی ہے کہ
وہ جماعت سے ادا کئے جائیں۔ اور منفرد کے حکم سے سکوت ہی تاہم ممانعت
کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب +

کتبہ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
۳۰۔ رجب المرجب ۱۳۳۹ھ ہجری

## تصدیقات علمائے دیوبند و سہارن پور

الجواب صواب۔ محمد انور عفا اللہ عنہ دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح محمد اعزاز علی غفرلہ۔ دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح خاکسار سراج احمد رشیدی کان اللہ لہٗ دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح حبیب الرحمن عفی عنہ۔ دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح فقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہ
الجواب صحیح بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دیوبندی۔

موجودہ یاس انگیز حالت میں قنوتِ نازلہ ہر مسجد میں ہونی چاہیئے۔ اسکے مسنون ہونے میں

ائمہ اربعہ متفق ہیں۔ پانچوں نمازوں میں جائز ہی۔ مگر جہری نمازوں میں معتاد اکثرین سلف ہونا ثابت ہی۔ اور نماز میں ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا۔ اور ہاتھ باندھے ہوئے دعا کرنا حدیث سے ثابت ہی۔ فاتحہ میں دعائے اھدنا اور آیت ترغیب و ترہیب میں دعائے مناسب دست بستہ منقول ہی۔ قنوت میں امام ابو یوسفؒ سے ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا بھی منقول ہی۔ مناسب ہی کہ ان جزوی امور میں اسوقت اختلاف نہ ہو۔ دست بستہ دعائے قنوت جہری نمازوں میں کیاکریں۔ اگر اہل محلہ پانچوں نمازوں میں باہمی اتفاق سے کریں تو انپر انکار نہ کریں۔ قرآن پاک میں ہی وما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ ولکل وجہۃ ھو مولیہا فاستبقوا الخیرات فقط

حررہ محمد ناظر حسن نعمانی نقشبندی۔ دیوبندی صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

حامداً و مصلیاً۔ قنوت عند المصیبۃ والحوادث العامہ مشروع ہی جزوی و فرعی اختلاف کی وجہ سے نزاع مناسب نہیں فقط۔

کتبہ الاحقر عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ قنوت وقت نازلہ کے احناف کے نزدیک جائز ہے۔ اور بعد رکوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اختیار فرمایا ہی۔ احناف کے نزدیک قنوت نماز صبح میں علی الدوام ثابت نہیں۔ یہ قنوت جس کی بابت سوال ہی۔ اسکے جواز میں چون و چرا کرنا لغو ہی۔ جواب جو مجیب نے تحریر فرمایا ہی۔ یہ عاجز اُس سے متفق ہی۔ واللہ اعلم

احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ۔ اندرکوٹ

## تصدیقات علمائے دہلی

لقد اصاب فیما اجاب محمد ادریس مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح محمد شفیع مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح کریم بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب صاحب مرحوم دہلی

الجواب صحیح والمجیب مصیب حبیب المرسلین عفی عنہ بلدۂ دہلی

صح الجواب محمد عبد اللطیف سیفی عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی

قد صح الجواب - محمد عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح - خادم العلماء سلطان محمود غفرلہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح بندہ احمد سعید غفرلہ واعظ دہلوی

الجواب صواب والمجیب مصیب - محمد میاں عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلی

الجواب صحیح - محمد کرامت اللہ عفا اللہ عنہ

الجواب صواب رضی اللہ عنہ حسن الثواب محمد عبد الرحیم مہتمم مدرسہ رحیمیہ دہلی

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ وقت سخت مصیبت کے قنوت کا پڑھنا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خلفائے راشدین سے پایا گیا ہے - اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے محاربہ مسیلمہ کذاب میں دعا قنوت پڑھی ہے - اسیطرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ثابت ہوا چنانچہ ماہران اخبار پر مخفی نہیں فاللہ اعلم بالصواب حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ

[مہر: محمد ابو الحسن]

# ضروری التماس!

محترم دوستو! آج مسلمانوں کی تیرہ سو سال کی عزت اور اسلامی توحید کی عظمت کو
دشمنانِ اسلام مٹانے اور خدا کے نور کو بجھانے کی سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں
مسلمانوں کی غفلت اور احکام خداوندی سے بے پروائی اور بداعمالی نے یہ دنِ بد
انکو دکھایا ہے۔ اگر اب بھی مسلمان خدا تعالیٰ اور اسکے رسول پاک کی تعلیمات کو خضرِ راہ
بنالیں اور حضور صلعم کی روشن زندگی کو اپنے لئے نمونہ بناکر اسکے موافق زندگی گزارنے
لگیں تو تمام دینی و دنیوی برکات کے خزانے انکے واسطے اسیطرح کھلے ہوئے ہیں جس طرح
آنحضرت صلعم اور خلفائے راشدین اور سلف صالحین کے زمانہ میں کھلے ہوئے تھے۔ سب سے
پہلے ضروری ہے کہ اپنے گزشتہ گناہوں سے نہایت تضرع و اخلاص کے ساتھ سچی توبہ کریں
آپس کے کینے، حسد، عداوتیں ترک کرکے تمام مسلمان شیر و شکر ہوجائیں۔ اور
متفقہ کوشش سے اسلام کی مدد کریں۔ حضور نبی کریم صلعم اور آپکے مقدس جانشین
خلفائے راشدین کی سنت کے موافق نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھیں اور نصرت خداوندی
کے منتظر رہیں۔ افسوس ہے کہ اکثر مساجد کے امام قنوت نہیں پڑھتے اور اتباعِ سنت
کی سعادت اور طریقہ مسنونہ کی خاص برکت سے مسلمانوں کو محروم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد کفایت اللہ غفرلہٗ۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۳۸ ہجری